

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی علمی، فکری اور روحانی خدمات پر کی گئی تحقیقات، تجزیاتی مطالعہ

Research and Analytical Study on Scientific, Intellectual and Spiritual Contributions of Pir Mehr Ali Shah Golravi

Dr. Asma Aziz

Assistant Prof. Department of Islamic Studies,

GC Women University Faisalabad

Email: Asmaaziz@gcwuf.edu.pk

Kaneez Fatima Tu Zahra

MPhil Scholar, Department of Islamic Studies,

GC Women University Faisalabad

Abstract:

This research paper presents a comprehensive analysis of Pir Mehr Ali Shah Golewari, focusing on his intellectual, philosophical, and spiritual contributions. The study reviews scholarly research conducted in various universities, including theses and dissertations, which examine his life, literary works, and spiritual guidance. It highlights his role in defending the finality of Prophethood, his contributions to Ilm al-Kalam, and his practical approach to Sufism within the framework of Shariah. The research also explores his literary contributions, such as Seerath Pir Mehr Ali, Seef-e-Chishtiya, and Shams-ul-Hidaya, which serve as primary sources reflecting his thoughts, methodology, and ethical principles. Additionally, the paper examines his influence on disciples, ethical and spiritual training, and societal reform, demonstrating his enduring impact on Islamic scholarship, Sufism, and moral guidance. By synthesizing findings from multiple university-level studies, this paper provides an integrated understanding of Pir Mehr Ali Shah's contributions, offering valuable insights for researchers, students, and academicians interested in Islamic thought, Sufism, and scholarly heritage.

Keywords: Pir Mehr Ali Shah Golewari, Intellectual Contributions, Philosophical Thought, Spiritual Guidance, Sufism and Shariah, Finality of Prophethood, Ilm al-Kalam, Literary Contributions, Ethical and Moral Training, University-based Scholarly Studies

تمہید:

پیر مہر علی شاہ گولڑوی (رحمہ اللہ) بر صغیر کے مشہور صوفی، عالم دین، اور فکری رہنما تھے جنہوں نے اسلامی علم، تصوف، اخلاق، اور فقہ کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی شخصیت علمی و روحانی دونوں

جہتوں میں قابل تقلید ہے، اور ان کے افکار، تصانیف، اور تربیتی نظام نے صدیوں تک امت مسلمہ کی رہنمائی کی ہے۔ پیر مہر علی شاہ نہ صرف اپنی زندگی میں علم اور عبادت کے اعلیٰ معیار کے حامل تھے بلکہ انہوں نے اپنے مریدین کو بھی اخلاقی، روحانی اور علمی تربیت کے ذریعے جامع انسان بنانے کی کوشش کی۔

جامعات میں پیر مہر علی شاہ پر کیے گئے تحقیقی کام ان کی علمی، فکری اور عملی خدمات کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان تحقیقات میں ان کی ذاتی زندگی، علمی خدمات، روحانی تربیت، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت، اور تصوف کے اصول و منہج کا تفصیلی جائزہ شامل ہے۔ مثال کے طور پر، سیفِ چشتیائی اور شمس الہدایہ جیسی تصانیف ان کے فکری اور علمی اثرات کی بنیاد فراہم کرتی ہیں، جبکہ تحقیقی کام جیسے "تحفظ ختم نبوت اور پیر مہر علی شاہ کی مساعی" اور "ابن عربی کا وحدۃ الوجود اور پیر مہر علی شاہ کا علمی و فکری مطالعہ" ان کے عقلی اور منطقی استدلال کو نمایاں کرتے ہیں۔

تحقیقی کاموں کے تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پیر مہر علی شاہ نے علمی و فکری میدان میں اعتدال، اتحاد امت، اخلاقی اصلاح، اور روحانی تربیت کے اصولوں کو فروغ دیا۔ ان کے فکری نظام میں تصوف اور شریعت کے درمیان توازن، عشق رسول ﷺ کی عملی پیروی، اور علمی دلائل کے ذریعے عقائد کی حفاظت جیسے موضوعات نمایاں ہیں۔

یہ مقالہ جامع طور پر پیر مہر علی شاہ پر موجود جامعاتی تحقیقی کاموں، ان کے فکری و روحانی اثرات، اور علمی خدمات کا جائزہ لیتا ہے۔ اس کا مقصد نہ صرف ان کی علمی اور روحانی خدمات کو اجاگر کرنا ہے بلکہ جدید تحقیقی منظر نامے میں ان کے افکار، تصانیف اور تربیتی نظام کی اہمیت کو بھی واضح کرنا ہے۔ اس تمہید کے ذریعے مقالے میں ان کی شخصیت، علمی خدمات، اور تحقیقی مطالعے کا تعارف قاری کے لیے پیش کیا گیا ہے، تاکہ ان کے علمی ورثے کو بہتر طور پر سمجھا اور علمی طور پر استعمال کیا جاسکے۔

1۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا تعارف:

پیر مہر علی شاہ گولڑوی (1275ھ / 1859ء-1356ھ / 1937ء) برصغیر کے ممتاز صوفی بزرگ، عالم دین، مفسر، محدث اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے نمایاں رہنما تھے۔ آپ کی ولادت گولڑہ شریف میں ہوئی، جو بعد میں اسلام آباد کے قریب واقع ہے۔¹

پیر مہر علی شاہ کے خانوادہ میں رشد و ہدایت کا سلسلہ پہلے سے موجود تھا، آپ کے والد صاحب کے ماموں جان حضرت سید پیر فضل دین شاہ سلسلہ قادریہ کی مسند ارشاد پر متمکن تھے، پیر فضل دین شاہ ایک بلند مقام، صاحب کشف و کرامات اور مرجع خلافت بزرگ تھے، حل مشکلات اور افادۂ ظاہری و باطنی کے لئے دور و

نزدیک سے آنے والی خلق خدا کا آپ کی خانقاہ میں ہر وقت ہجوم رہتا تھا جس میں بلا امتیاز حضرت سید پیر فضل دین شاہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ سید مہر علی شاہ کے والد کا نام سید نذر دین شاہ ابن سید غلام شاہ ابن سید روشن دین شاہ ہے جبکہ آپ کی واقع والدہ محترمہ کا نام معصومہ موصوفہ بی بی بنت پیر سید بہادر شاہ ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب 25 واسطوں سے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث الاعظم سے اور 36 واسطوں سے سیدنا امام حسن سے جا ملتا ہے²۔ آپ کے ایک ہی صاحبزادے تھے جن کا نام پیر سید غلام محی الدین گیلانی تھا اور ان کو آپ پیار سے "بابو" بلایا کرتے تھے۔ بابو جی کے دو صاحبزادے ہیں، ایک پیر سید غلام معین الدین شاہ اور دوسرے پیر سید عبدالحق شاہ۔ پیر سید غلام معین الدین شاہ کے صاحبزادگان پیر نصیر الدین نصیر، پیر غلام جلال الدین شاہ اور پیر غلام حسام الدین شاہ ہیں، جبکہ پیر عبدالحق شاہ کے دو صاحبزادے ہیں، ایک پیر غلام معین الدین شاہ اور دوسرے پیر غلام قطب الدین شاہ³۔

ابتدائی تعلیم میں انہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ عربی و فارسی اور بنیادی دینی علوم حاصل کیے۔ بچپن میں ہی ان کی ذہانت و تقویٰ کی وجہ سے علما و مشائخ نے انہیں خصوصی توجہ دی اور تربیت کے لیے مخصوص کیا گیا عربی، فارسی اور صرف و نحو کی تعلیم مولانا محی الدین سے حاصل کی، آپ نے "کافیہ" تک اپنے اُستاد سے تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد مزید تعلیم کے لیے حسن ابدال کے نواح میں موضع "بھوئی" کے مولانا محمد شفیع قریشی کی درسگاہ میں داخل ہوئے اور دو، اڑھائی سال میں رسائل منطق میں سے قطبی تک اور نحو اور اصول کے درمیانی اسباق تک تعلیم حاصل کی۔ آپ علم حدیث میں مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کے شاگرد تھے۔ مولانا فیض احمد مہر منیر میں محدث احمد علی کے علمی مرتبے کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"صد ہا علما کو محدث بنادیا۔ ہندوستان میں ہر طبقہ کے علماء میں اکثر کی سند حدیث آپ تک پہنچی ہے فن حدیث میں اکثر جہاں آپ دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی محمود الحسن کے استاد ہیں وہاں خاندان غوثیہ کے چشم و چراغ حضرت قبلہ عالم گولڑوی اور مولانا سید محمد علی شاہ مونگھیری جیسی آفتاب معرفت ہستیاں بھی آپ سے مستفیض ہیں⁴۔" مزید تعلیم کے لیے آپ نے موضع 'انگہ' (علاقہ سون ضلع شاہپور) کا سفر اختیار کیا اور وہاں پر مولانا حافظ سلطان محمود سے تکمیل کی۔ انگہ "میں قیام کے دوران مولانا حافظ سلطان محمود کے ساتھ "سیال شریف" ضلع سرگودھا، خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی کی زیارت کے لیے جایا کرتے اور خواجہ سیالوی آپ پر خصوصی شفقت و محبت فرماتے تھے۔ چنانچہ اسی شفقت و محبت کی وجہ سے پیر سید مہر علی شاہ سلسلہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ میں شمس الدین سیالوی سلیمانی کے دست پر بیعت ہوئے اور خلافت سے نوازے گئے⁵۔

آپ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے مکمل روحانی تربیت یافتہ رہنما تھے اور روحانی خلافت سے بھی نوازے گئے۔ ان کی علمی و روحانی تربیت میں شریعت و طریقت دونوں کا امتزاج نظر آتا ہے، اور انہوں نے ہمیشہ اپنے مریدین کو اسی اصول پر عمل کرنے کی تعلیم دی۔ سید غوث علی شاہ اپنی کتاب سوانح مہریہ میں بیان کرتے ہیں کہ پیر صاحب نے تصوف کو عملی زندگی کے اصولوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے اسے صرف ذکر و مراقبہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ اخلاق، کردار سازی، اور معاشرتی اصلاح کو بھی لازمی قرار دیا^۶۔

رد قادیانیت میں کلیدی کردار:

مرزا غلام احمد نے آپ کے نام ایک دعوت نامہ بھیجا اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ بھی کہا کہ احیائے دین اور عروج اسلام کے لئے مجھے مامور کیا گیا ہے، پیر مہر علی شاہ نے مرزا غلام احمد کے ان دعوؤں کی تردید کی اور کہا کہ اپنی توجہ مناظرات اور تبلیغ اسلام پر مرکوز رکھو لیکن مرزا نے اصرار جاری رکھا، 1900 عیسوی میں مرزا نے پیر صاحب کو عربی زبان میں تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج دیا، پیر صاحب نے بذریعہ اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ چیلنج قبول کیا اور لاہور جلسہ گاہ قرار پایا، پیر صاحب نے مرزا غلام احمد سے یہ بھی کہا کہ بذریعہ تقریر حاضرین جلسہ کو اپنے دعویٰ رسالت، مہدویت اور مسیحیت کا قائل کریں، مرزا نے تقریری مباحثہ کی شرط قبول نہ کی۔

وصال سے چند سال پہلے آپ پر استغراق کی حالت طاری رہنے لگی انہی دنوں آپ کو حضرت علامہ اقبال کا ایک مکتوب موصول ہوا جس میں انہوں نے حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم ”حقیقت زماں“ کے بارے میں آپ کی رہنمائی چاہی پیر صاحب نے اس خط کو بڑے غور سے سنا اور فرمایا کہ میری طبیعت میں افاقہ ہوا تو میں اس خط کا جواب ضرور لکھوں گا جب آپ کی علالت طویل ہو گئی تو ملک سلطان محمود ٹوانہ نے جو مراسلات پر مامور تھے علامہ اقبال کو لکھ بھیجا کہ آپ اپنے ہی مشہور قول کے مصداق اس مکتب میں دیر سے پہنچے ہیں۔

علامہ اقبال مہر علی شاہ کے بڑے عقیدت مند تھے: علامہ اقبال پیر مہر علی شاہ کے بڑے عقیدت مند تھے اٹھارہ اگست 1932 کو آپ نے پیر صاحب کے حضور ایک عریضہ ارسال فرمایا کہ اس وقت ہندوستان بھر میں کوئی دروازہ نہیں جو پیش نظر مقصد کے لئے کھٹکھٹایا جائے آج ہمیں کچھ ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ہم شرم سے شرابور ہو رہے ہیں اس دور کو آج پھر کسی غوث کی ضرورت ہے کسی قطب کا محتاج اور یہ پھر کسی مجدد کو آواز دے رہا ہے اور کسی مہر منیر کو ڈھونڈنے کا انتظار کر رہا ہے حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف نے جو گیارہ مئی 1937

کو وصال فرما گئے تھے ان دنوں طویل علالت میں مبتلا تھے، علامہ اقبال کو جواب لکھوایا آپ اپنے ہی مشہور قول کے مصداق اس مکتب میں دیر سے پہنچے۔

پیر مہر علی شاہ نے برصغیر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک کے خلاف انہوں نے علمی، تحقیقی اور فکری بنیادوں پر مباحث کیے۔ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مناظرے کے چیلنج کو قبول کیا۔ آپ نے اعلان کیا کہ سچا وہ ہو گا جس کا قلم اس کے حکم سے خود بخود لکھے گا۔ مگر مرزا اس چیلنج کا جواب نہ دے سکا اور شکست سے دوچار ہوا۔ اس کے بعد مرزا تادم مرگ مسلمانوں کے سامنے نہ آیا۔ آپ کی تصنیف سیفِ چشتیائی اس جدوجہد کا علمی رکن ہے، جس میں انہوں نے قرآنی آیات، احادیث اور فقہی دلائل کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کو مستحکم کیا۔ علاوہ ازیں، ان کی دیگر تصانیف جیسے تحقیق الحق فی کلمۃ الحق، شمس الہدایہ، سیفِ چشتیائی، اعلیٰ کلمۃ اللہ وما اهل به لغير اللہ، الفتوحات الصمدیہ، تصفیۃ مابین سنی والشیعہ، فتاویٰ مہریہ، مراۃ العرفان، مکتوبات طیبات، ملفوظات مہر علی شاہ، آپ کی علمی وسعت اور فکری استقامت کا ثبوت پیش کرتی ہیں⁷۔

شاعرانہ ذوق:

پیر مہر علی شاہ کو شعر و شاعری سے بہت دلچسپی تھی آپ خوب شعر کہا کرتے تھے فارسی اور پنجابی میں آپ کی کافیاں اور دیگر کلام بہت مقبول اور شائع بھی ہوا آپ کی ایک نعت لاکھوں دلوں میں گھر کر چکی ہے جس کے دو ابتدائی اشعار یوں ہیں۔

آج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں⁸

تربیتِ مریدین کا اہتمام:

آپ کی شخصیت کا ایک اہم پہلو روحانی تربیت اور اخلاقی اصلاح تھا۔ خانقاہ گولڑہ شریف میں آپ نے مریدین کی تربیت کے لیے علمی و روحانی حلقے قائم کیے، جہاں شریعت کے علم اور طریقت کے عملی اسالیب دونوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔ مولانا حبیب القادری کے مطابق، پیر مہر علی شاہ مریدین کے مسائل سنتے، علمی رہنمائی کرتے اور ان کے اخلاقی و روحانی اصلاح کے لیے مسلسل کوشاں رہتے تھے۔⁹

وصال: 29 صفر 1356ھ / 11 مئی 1937ء کو ہوا۔ آپ کا مزار گولڑہ شریف میں موجود ہے جہاں آج بھی آپ کے فیوض و برکات کی محافل جاری ہیں۔ ڈاکٹر عبد الحمید نقشبندی لکھتے ہیں کہ پیر مہر علی شاہ نے علم و عمل، شریعت و طریقت، اور روحانیت و اصلاح معاشرہ کو یکجا کرتے ہوئے ایک مثالی فکری و روحانی نظام قائم کیا¹⁰۔

2 پیر مہر علی شاہ کے افکار:

1. عقیدہ ختم نبوت کا علمی دفاع:

پیر مہر علی شاہ کے افکار میں سب سے نمایاں پہلو عقیدہ ختم نبوت ﷺ کا دفاع ہے۔ قادیانیت نے جب نبوت کے بنیادی تصور کو چیلنج کیا تو پیر صاحب نے قرآن، حدیث، اجماع امت اور اقوالِ ائمہ کی روشنی میں ایک مؤثر، مدلل اور اصولی رد پیش کیا۔ ان کی مشہور تصنیف "سیفِ چشتیائی" میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں کا علمی رد موجود ہے، جو آج بھی اس موضوع کا بنیادی ماخذ سمجھی جاتی ہے۔ پیر صاحب کے نزدیک ختم نبوت اعتقادی مسئلہ ہونے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کی وحدت، دینی خود مختاری اور قانونِ شریعت کی تکمیل کی بنیاد ہے۔ ان کی علمی مہم نے برصغیر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک کو منظم شکل دی¹¹۔

2. شریعت کے تابع طریقت:

پیر مہر علی شاہ کے تصوف کی اصل روح اتباعِ شریعت ہے۔ وہ تصوف کو اخلاقی و روحانی تربیت کا ذریعہ مانتے تھے، مگر ہر روحانی تجربے اور مقام کو کتاب و سنت کے تابع رکھتے تھے۔ ان کی کتب "الفتوحات الصمدیہ" اور "نہج الہدایہ" میں واضح کیا گیا ہے کہ تصوف اس وقت تک معتبر نہیں ہو تا جب تک وہ شریعت کے اصولوں کے مطابق نہ ہو۔

آپ نے تصوف میں بے اعتدالی، بدعت اور غیر شرعی اعمال کے خلاف بباغ و بیل آواز بلند کیا اور فرمایا کہ حقیقی ولایت نفس کی اصلاح، اخلاق کی پاکیزگی اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کے بغیر ممکن نہیں۔¹²

3. عشق رسول ﷺ اور عملی اتباع:

آپ کے افکار کا مرکزی نکتہ عشق رسول ﷺ ہے، لیکن آپ نے اس عشق کو محض جذبات کی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے عملی زندگی کا حصہ بنانے پر زور دیا۔ ان کی مجالس، ملفوظات اور تصنیف "سیرتِ خیر الرسل ﷺ" میں اس حقیقت پر زور دیا گیا ہے کہ عشقِ نبوی کا حقیقی تقاضا سنت کی پیروی، اخلاقِ نبوی کی اتباع اور دین کے ہر شعبے میں رسول اللہ ﷺ کی عملی اطاعت ہے۔ ان کے نزدیک عشق رسول ﷺ انسان کے اخلاق کو سنوارتا ہے، دل کو زندہ کرتا ہے اور روح کو اللہ کے قرب تک پہنچاتا ہے¹³۔

4. علمی استدلال اور مناظرانہ بصیرت

پیر مہر علی شاہ کو منطق، فلسفہ، نحو، فقہ اور حدیث پر مکمل عبور حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مناظروں میں علمی قوت، استدلالی گہرائی اور دلائل کی چٹنگی نظر آتی ہے۔ آپ نے قادیانیت، نجبریت اور دیگر فتنوں کے خلاف نہایت مضبوط علمی دلائل پیش کیے۔ "سیفِ چشتیائی" اور "فتاویٰ مہریہ" ان کی علمی مہارت کی بہترین مثالیں ہیں۔ ان کے نزدیک علم کا مقصد محض بحث و مناظرہ نہیں بلکہ بندے کو اللہ اور رسول ﷺ کے قریب کرنا ہے¹⁴۔

5. اسلامی معاشرت اور اخلاقی اصلاح

پیر صاحبؒ کے افکار میں معاشرتی اصلاح اور اخلاقی تربیت اہم مقام رکھتی ہے۔ آپ نے اپنی خانقاہ کو صرف ذکر و اذکار کا مرکز نہیں بنایا بلکہ اسے کردار سازی اور معاشرتی تربیت کا ادارہ بنایا۔ "الفتوحات الصمدیہ" اور "شمس الہدایہ" میں انہوں نے حسن اخلاق، دیانت داری، سادگی، خدمتِ خلق، سخاوت، حسن معاشرت اور زندہ دلی کو مسلمان کی بنیادی صفات قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک ایک صالح معاشرہ وہ ہے جہاں روحانی و اخلاقی اقدار کا فروغ ہو اور انسانیت کی خدمت کو دین کا حصہ سمجھا جائے¹⁵۔

6. قرآن و سنت کی طرف رجوع

پیر صاحبؒ کے نزدیک ہر دینی مسئلے کا فیصلہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ آپ نے ہمیشہ امت کو بنیادی مصادرِ دین کی طرف رجوع کی دعوت دی۔ آپ کی تصانیف "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق" اور "سیفِ چشتیائی" قرآن و حدیث کے اصولی فہم کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ اجتہاد کو اصولی طریقے سے تسلیم کرتے تھے مگر اس کی بنیاد نصوص شرعیہ اور اجماع پر رکھنے کی تاکید کرتے تھے¹⁶۔ آپ کو غیر شرعی رسومات سے بڑی شدید نفرت تھی۔ آپ نے اپنے ملفوظات میں جگہ جگہ اتباعِ سنت ﷺ کی تلقین کی ہے۔ آپ کے نزدیک شریعتِ نبوی ﷺ کی پیروی سے بڑھ کر کوئی فخر کی بات نہیں ہو سکتی¹⁷۔

7. اعتدال پسندی، مذہبی رواداری اور بین العلماء اتحاد:

دین اسلام میں بڑی سختی کی ساتھ مذہبی رواداری اور اعتدال کا درس دیتا ہے اس لئے یہ وصف صوفیاء کی زندگی میں نمایاں نظر آتا ہے۔ وحدۃ الوجود کو ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد قرار دیا تو حضرت پیر سید مہر علی شاہ نے اس شدت پسندی کو اعتدال پر لانے کیلئے اپنی کتاب تحقیق الحق فی کلمۃ الحق تحریر فرمائی اور بتلایا کہ وحدۃ فی الالوہیت ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے وحدۃ الوجود ایک اضافی خوبی ہے جو خاص اولیاء اللہ کو حاصل

ہوتی ہے۔ اس دور میں تنگ نظر اور شدت پسند افراد پیدا ہوئے بعد میں اس انتہا پسندی نے باقاعدہ گروہی صورت اختیار کر لی۔ میانوالی میں مولوی حسین علی نے فتنہ کھڑا کیا مسلمانوں کو کافر کہنا عام ہونے لگا حضرت پیر صاحب واں بچھران میاں والی تشریف لے گئے فرمایا میرا مقصد صرف یہ ہے کہ انتہا پسندی کا رجحان ختم کر کے مسلمانوں میں اعتدال کو فروغ دیا جائے۔ آپ نے چکڑالویت، نیچریت اور قادیانیت کا سد باب فرمایا۔ بعض دینی حلقے اس بات کیلئے سرگرم ہو گئے کہ انگریزی زبان کی تعلیم حرام ہے۔ انکار حدیث کا فتنہ ظاہر ہوا مولوی عبداللہ چکڑالوی نے تحریک چلائی کہ حدیث شریف کی ضرورت نہیں ہمیں صرف قرآن کافی ہے۔ برزگان دین کی مزارات مقدسہ کی زیارت کو شرک کہا جانے لگا۔ ایصال ثواب کیلئے کی جانے والی فاتحہ خوانی کو بدعت کا نام دے دیا گیا۔ یعنی ہر طرف مذہبی فکری انتشار پھیلنے لگا اس صورت میں حضرت پیر مہر علی شاہ ظاہری علوم کی بنیاد پر دلائل قائم فرما کر اور باطنی روحانی نور نظر سے کام لیکر مسلمانوں کی رہنمائی کر فریضہ سرانجام دیا۔ پشاور کی قبائلی علماء قوالی کو حرام کہتے تھے سلطان الہند خواجہ خواجگاں معین الدین چشتی اجیری کے سجادہ نشین خواجہ غیاث الدین اجیری برصغیر پاک و ہند کے دورے پر نکلے، دوران سفر پشاور گئے تو انہیں وہاں کے علماء نے گھیر لیا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ کو خبر ملی تو آپ پشاور تشریف لے گئے وہاں کے علماء سے گفتگو ہوئی جس کا سلسلہ کئی روز تک جاری رہا آخر کار وہاں کے علماء نے حضرت قبلہ پیر صاحب کے علمی دلائل سے متاثر ہو کر شدت کی راہ چھوڑ کر راہ اعتدال اختیار کیا اور کثیر تعداد میں وہاں کے علماء اور عوام مسلمانوں کے حضرت پیر صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہونے کا شرف پایا۔ حضرت پیر صاحب نے کئی روز تک علمی بحث و گفتگو جاری رکھی اصل مقصد یہی تھا کہ وہاں کے علماء کرام کو اعتدال پر لایا جائے اور یہ مقصد حاصل کر کے واپس لوٹے۔ پیر مہر علی شاہ نے علمی و فکری معاملات میں ہمیشہ اعتدال کا راستہ اپنایا اور امت میں اتحاد و یکجہتی کے داعی رہے۔ ان کے نزدیک علمائے کرام کا اختلاف علمی ہو مگر دلوں میں انتشار اور نفرت پیدا نہ کرے۔ انہوں نے "نشس الہدایہ" اور دیگر رسائل میں اس بات کی وضاحت کی کہ شدت پسندی اور غلو دین کے مزاج کے خلاف ہیں¹⁸۔

8. مریدین کی روحانی تربیت اور تزکیہ نفس:

پیر مہر علی شاہ کی خانقاہ، گولڑہ شریف، روحانی تربیت کا منفرد مرکز تھی۔ آپ نے مریدین کو ذکر الہی، صحبت صالحین، نفس کی مخالفت، توکل، اخلاص اور عبادات میں یقین کے ساتھ محنت کی تعلیم دی۔ "الفتوحات الصمدیہ" اور "نشس الہدایہ" میں روحانی مقامات، احوال اور تربیتی مراحل کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ کے نزدیک حقیقی سالک وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو پا کر اللہ کے قرب کو حاصل کرے¹⁹۔

پیر مہر علی شاہ کے افکار برصغیر کے دینی، علمی اور روحانی منظر نامے پر ایک گہرا اثر چھوڑ گئے۔ آپ نے عقائد کی حفاظت، تصوف کی اصلاح، عشق رسول ﷺ کی ترویج، علمی و مناظرانہ دفاع، معاشرتی اصلاح اور روحانی تربیت کے میدانوں میں ایسی خدمات انجام دیں جو آج بھی امت کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ان کا منہج اعتدال، شرح صدری اور علمی دیانت پر مبنی ہے، جو عصر حاضر کے فکری چیلنجز کے حل کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

3۔ پیر مہر علی شاہ پر تحقیقی کام — جامعات میں:

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی علمی، فکری اور روحانی خدمات پر پاکستانی جامعات میں کئی تحقیقی کام ہوئے ہیں۔ یہ کام مختلف درجات (ایم اے، ایم فل، بی ایس) میں کیے گئے اور مختلف جامعات میں پیش کیے گئے اور اس کے علاوہ مختلف محققین کی طرف سے ریسرچ جرنلز میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ ذیل میں ہر کام کی تفصیل اور علمی اہمیت بیان کی گئی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ حضرت پیر مہر علی شاہ کی حیات و خدمات، محقق: حافظ محمد عاطف، نگران: ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی، درجہ: ایم اے، ادارہ: منہاج یونیورسٹی، لاہور۔ یہ تحقیق پیر مہر علی شاہ کی ذاتی زندگی، علمی خدمات اور روحانی کردار پر جامع روشنی ڈالتی ہے۔ ابتدائی زندگی، تعلیم و تربیت، اور مریدین کی تربیت کے پہلوؤں پر تفصیل موجود ہے۔

2۔ پیر مہر علی شاہ اور ان کے خاندان کے علمی وادبی خدمات، محقق: اعجاز احمد، درجہ: ایم فل، نگران: ڈاکٹر لیاقت علی، ادارہ: اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2009۔ یہ تحقیق پیر مہر علی شاہ کے خاندان کی علمی روایت اور ادبی خدمات پر روشنی ڈالتی ہے۔ خاندان کے علماء و مصنفین کے اثرات اور تربیتی ماحول کا جائزہ لیا گیا ہے۔

3۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی دینی و علمی خدمات کا تحقیقی مطالعہ، محقق: شاہ حسین گردیزی، ادارہ: یونیورسٹی آف کراچی۔ یہ تحقیق علمی خدمات پر مرکوز ہے اور پیر مہر علی شاہ کے فکری نظام، تصانیف اور دینی تربیت کے نظام کا تجزیہ کرتی ہے۔

4۔ حضرت پیر مہر علی شاہ کی علمی خدمات، محقق: منزہ حیات، درجہ: ایم اے، نگران: ڈاکٹر محمد اکرم رانا، ادارہ: بہا الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔ تحقیق میں علمی خدمات، دروس، تصانیف اور علمی حلقوں میں ان کے کردار کی تفصیل شامل ہے، جس سے علمی اثرات واضح ہوتے ہیں۔

5۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی علم الکلام میں خدمات، محقق: غلام احمد صدیق، درجہ: ایم فل، نگران: ڈاکٹر اشتیاق احمد گوندل، ادارہ: پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔ یہ تحقیق علم الکلام کے میدان میں پیر مہر علی شاہ کی فکری خدمات پر مرکوز ہے، خاص طور پر عقیدہ ختم نبوت اور توحید پر ان کے علمی استدلالات۔

6- قادیانیت کے اصولی و فروعی عقائد کے رد میں پیر مہر علی شاہ کی خدمات، محقق: سید ارسلان احمد، درجہ: بی ایس، نگران: ڈاکٹر شبیر احمد جامی، ادارہ: منہاج یونیورسٹی، لاہور، یہ تحقیق قادیانیت کے عقائد کے مقابل پیر مہر علی شاہ کی علمی و فکری جدوجہد کو واضح کرتی ہے۔

7- سید پیر مہر علی شاہ کی حالات زندگی، محقق: سائرہ نذیر، نگران: ڈاکٹر غلام محمد جعفر، ادارہ: یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ، تحقیق میں پیر مہر علی شاہ کی زندگی کے اہم مراحل، ولادت، تعلیم، تصوف اور وصال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

8- عقیدہ حیات "مسح" شمس الہدایہ وسیف چشتیانی پیر سید علی شاہ کے حوالے سے خصوصی مطالعہ، محقق: حافظ محمد شبیر، نگران: ڈاکٹر محمد نعیم مبشر، ادارہ: رفاء انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد۔ یہ تحقیق ان کی کتب شمس الہدایہ اور سیف چشتیانی میں بیان عقائد پر خصوصی روشنی ڈالتی ہے اور مسیحی دعووں کے رد کے فکری پہلو بیان کرتی ہے۔

9- حضرت میاں محمد شیر شرقپوری اور حضرت پیر مہر علی شاہ کی تعلیمات کا تقابلی جائزہ، محقق: ثمرین فاطمہ، درجہ: ایم فل، نگران: ڈاکٹر ناہید کوثر، ادارہ: یونیورسٹی آف فیصل آباد، تحقیق میں دونوں علما کے افکار، تصوف اور دینی خدمات کا تقابلی تجزیہ کیا گیا ہے، جس سے علمی اختلافات اور مشترکات سامنے آتے ہیں۔

10- تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے پیر مہر علی شاہ کی فکری خدمات کا تحقیقی مطالعہ، محقق: اکبر علی، نگران: ڈاکٹر غلام شمس الرحمن، درجہ: ایم فل، ادارہ: بہا الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، تحقیق ختم نبوت کے تحفظ میں پیر مہر علی شاہ کی علمی اور فکری جدوجہد کا جائزہ پیش کرتی ہے، خاص طور پر ان کی تصانیف اور مناظرات پر۔

11- تحفظ ختم نبوت اور پیر مہر علی شاہ کی مساعی: تحقیقی مطالعہ، محقق: محمد اکرام، نگران: ڈاکٹر شیر علی، درجہ: ایم فل، ادارہ: جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد۔ یہ تحقیقی مقالہ پیر مہر علی شاہ کی تحریک ختم نبوت میں خدمات اور ان کی عملی و فکری کوششوں کا جامع مطالعہ پیش کرتا ہے۔ محمد اکرام نے مقالے میں پیر مہر علی شاہ کے کردار، خطبات، تحریری خدمات اور تحریک میں شمولیت کو مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ کام محققین اور طلبہ کے لیے پیر مہر علی شاہ کے علمی، روحانی اور سماجی اثرات کو سمجھنے کا ایک معتبر ماخذ فراہم کرتا ہے۔ مقالے کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس نے تحریک ختم نبوت کے تاریخی پس منظر اور پیر مہر علی شاہ کی مساعی کو فکری، سماجی اور تحقیقی تناظر میں روشنی میں پیش کیا ہے۔

12۔ پیر مہر علی شاہ اور مولانا اشرف علی تھانوی کے صوفیانہ افکار کا تقابلی جائزہ، محقق: محمد وسیم، نگران: ڈاکٹر منزہ حیات، درجہ: ایم فل، ادارہ: بہا الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔ تحقیق میں دونوں صوفیا کے افکار، طریقت اور اخلاقی اصولوں کا موازنہ کیا گیا ہے، جس سے دونوں کے روحانی فلسفے کے فرق و مماثلت سامنے آتی ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ پیر مہر علی شاہ اور مولانا اشرف علی تھانوی کے صوفیانہ نظریات اور افکار کا تفصیلی اور تنقیدی تقابلی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس موضوع پر ماضی میں محدود مطالعات موجود تھیں، لیکن محمد وسیم نے اپنے مقالے میں دونوں بزرگان دین کے روحانی فلسفے، تربیتی اصولوں اور صوفیانہ فکر کے مختلف پہلوؤں کو تحقیقی اور منطقی انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ کام نہ صرف پیر مہر علی شاہ اور مولانا اشرف علی تھانوی کے فکری اور روحانی کردار کو سمجھنے کے لیے اہم ہے بلکہ محققین اور طلبہ کے لیے صوفیانہ افکار کے تقابلی مطالعے کا ایک معتبر علمی ماخذ بھی فراہم کرتا ہے۔ مقالے کی خاص اہمیت اس بات میں ہے کہ اس نے صوفیانہ تعلیمات کو تاریخی، فکری اور تربیتی سیاق و سباق میں پیش کرتے ہوئے دونوں شخصیات کے افکار کے مشترک اور منفرد پہلوؤں کو واضح کیا ہے، جس سے یہ مطالعہ علمی و تحقیقی لحاظ سے نمایاں بن گیا ہے۔

13۔ ابن عربی کا وحدۃ الوجود اور پیر مہر علی شاہ کا علمی و فکری مطالعہ، محقق: شبیر احمد جامعی، نگران: ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، درجہ: ایم فل، ادارہ: منہاج یونیورسٹی، لاہور۔ یہ تحقیق ابن عربی کے نظریہ وحدۃ الوجود کے مقابل پیر مہر علی شاہ کے علمی موقف اور تصوف میں اعتدال پسندی کو بیان کرتی ہے۔ اور پیر مہر علی شاہ کے فکری اور علمی مطالعے کو ابن عربی کے تصوف اور وحدۃ الوجود کے نظریات کے پس منظر میں پیش کرتا ہے۔ اس موضوع پر ماضی میں محدود مطالعات موجود ہیں، لیکن شبیر احمد جامعی نے اس مقالے میں پیر مہر علی شاہ کی تعلیمات، فکری رجحانات اور تصوفی نظریات کو تجزیاتی اور تحقیقی انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ کام نہ صرف پیر مہر علی شاہ کے علمی کردار کو سمجھنے میں معاون ہے بلکہ محققین اور طلبہ کے لیے وحدۃ الوجود اور چشتی صوفیہ کے نظریاتی پس منظر کا معتبر ماخذ بھی فراہم کرتا ہے۔ مقالے کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس نے پیر مہر علی شاہ کے فکری منہج کو کلاسیکی تصوف کے تناظر میں علمی بنیاد پر پیش کیا، جس سے یہ مطالعہ فکری و تحقیقی لحاظ سے قابل قدر بن گیا ہے۔

14۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے لٹریچر کا جائزہ: شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی سے پیر مہر علی شاہ گولڑوی تک، محقق: عاصمہ کرن، نگران: ڈاکٹر محمد ادریس لودھی، درجہ: ایم اے، ادارہ: بہا الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔ تحقیق میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی علمی اور تصانیفی روایت کا جائزہ لیا گیا یہ تحقیقی کام سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے ادبی اور علمی لٹریچر کا

جامع جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی سے لے کر پیر مہر علی شاہ گولڑوی تک کے اثرات اور خدمات کو دستاویزی اور تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

اس موضوع پر پہلے بھی کچھ مطالعات موجود ہیں، لیکن عاصمہ کرن کے اس مقالے کی خاص اہمیت یہ ہے کہ اس نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے ادبی ورثے اور پیر مہر علی شاہ کے فکری و روحانی کردار کو تاریخی اور تحقیقی تناظر میں پیش کیا۔ یہ کام محققین اور طلبہ کے لیے ایک معتبر ماخذ ہے، کیونکہ اس نے نہ صرف لٹریچر کا جائزہ لیا بلکہ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی علمی، روحانی اور تاریخی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔

15۔ پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ کے استدلال بالحدیث کے منہج: تجزیاتی مطالعہ،

محقق: قاری عزیز حید، درجہ: پی ایچ ڈی، ادارہ: جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، جلسہ 2020-2023۔ یہ تحقیقی مقالہ پیر مہر علی شاہ کے استدلال بالحدیث کے علمی منہج کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس موضوع پر ماضی میں تحقیقی کام موجود نہیں تھا، لیکن قاری عزیز حید نے اپنے مقالے میں پیر مہر علی شاہ کی حدیثی دلیلوں کی بنیاد، روشنی، اور فقہی و کلامی پہلوؤں کو تفصیلی اور تنقیدی انداز میں اجاگر کیا ہے۔ یہ کام نہ صرف پیر مہر علی شاہ کے علمی اور فقہی کردار کو سمجھنے کے لیے اہم ہے بلکہ محققین اور طلبہ کے لیے استدلال بالحدیث کے عملی و نظریاتی پہلوؤں کا معتبر ماخذ بھی فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیق کی خاص اہمیت اس بات میں ہے کہ اس نے پیر مہر علی شاہ کے منہج کو تاریخی، فقہی اور کلامی سیاق و سباق میں پیش کرتے ہوئے علمی بنیاد پر تجزیہ کیا، جس سے یہ مطالعہ علمی و تحقیقی لحاظ سے نمایاں بن گیا ہے۔

16۔ تحریک ختم نبوت میں پیر مہر علی شاہ کی خدمات و اثرات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: محقق: رحمت باوجی، درجہ: پی ایچ ڈی، ادارہ: وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی۔ جلسہ: 2020۔ اس تحقیقی کام میں پیر مہر علی شاہ کی تحریک ختم نبوت میں خدمات اور ان کے اثرات کا جامع جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر ماضی میں متعدد تحقیقی کام ہو چکے ہیں، جن میں پیر مہر علی شاہ کی روحانی رہنمائی، ادبی خدمات اور عوامی تحریک میں شمولیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ رحمت باوجی کے اس مقالے کی خاص بات یہ ہے کہ اس نے ماضی کے مطالعات کا حوالہ دیتے ہوئے پیر مہر علی شاہ کے کردار اور اثرات کو نہ صرف تاریخی بلکہ تنقیدی نقطہ نظر سے بھی پرکھا ہے۔ یہ کام اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس نے پہلے کیے گئے مطالعات کو یکجا کیا اور تحریک ختم نبوت میں پیر مہر علی شاہ کے کردار کی جامع تصویر پیش کی، جس سے محققین اور طلبہ کے لیے اس موضوع پر مزید تحقیقی کام کی راہ ہموار ہوئی ہے۔

17- الافادات التفسیریہ فی کتابات الشیخ السید مہر علی شاہ کولروی، محقق: قاری عزیز حیدر، درجہ: ایم فل، ادارہ: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ جلسہ: 2018۔ اس تحقیقی کام میں پیر مہر علی شاہ کولروی کی تصنیف "الافادات التفسیریہ" کا جامع مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ محقق نے کتاب کے موضوعات، قرآنی تشریحات اور روحانی نکات کو علمی انداز میں اجاگر کیا ہے۔ یہ کام اپنی تفصیلی تشریح اور تحقیقی روشنی کی وجہ سے اہمیت رکھتا ہے۔ محقق نے پیر مہر علی شاہ کے فکری اور روحانی اثرات کو دستاویزی طور پر پیش کرتے ہوئے، کتاب کی علمی اہمیت اور تفسیر میں اس کے نئے زاویوں کو اجاگر کیا ہے۔ یہ کام ایم فل سطح پر اس موضوع کے ادبی و تحقیقی مطالعے کے لیے قابلِ قدر ماخذ ہے اور آئندہ محققین کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

18- گولڑہ شریف کے پیر حضرت مہر علی شاہ۔ مقالہ نگار: فارسیہ امبرین، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد، یہ مقالہ پیر حضرت مہر علی شاہ کے روحانی، علمی اور معاشرتی کردار کا تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس موضوع پر ماضی میں متعدد مطالعات ہو چکے ہیں، لیکن فارسیہ امبرین نے موجودہ مقالے میں نہ صرف تاریخی حقائق کو یکجا کیا بلکہ پیر مہر علی شاہ کے سماجی اور روحانی اثرات کو تنقیدی انداز میں بھی پیش کیا ہے۔ مقالے میں پیر مہر علی شاہ کے گولڑہ شریف میں قیام، تربیتی خدمات اور عوامی رہنمائی پر روشنی ڈالی گئی ہے، جو اس کام کو محققین اور طلبہ کے لیے ایک معتبر ماخذ بناتا ہے۔ اس تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس نے پہلے کیے گئے مطالعات کو آگے بڑھاتے ہوئے، پیر مہر علی شاہ کی شخصیت اور خدمات کی جامع تصویر پیش کی ہے۔

19- حضرت پیر مہر علی شاہ، مقالہ نگار: رفعت ہارون، یونیورسٹی آف پشاور، ۱۹۸۹ء، یہ مقالہ پیر حضرت مہر علی شاہ کی علمی، روحانی اور سماجی خدمات کا تعارفی جائزہ پیش کرتا ہے۔ مقالے میں پیر مہر علی شاہ کے روحانی مشن، عوامی رہنمائی اور تصوفی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے، جو اس کام کو محققین اور طلبہ کے لیے ایک معتبر ماخذ بناتا ہے۔ یہ تحقیق پیر مہر علی شاہ کے علمی اور روحانی کردار کو سمجھنے کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔

20- گولڑہ شریف میں مہر علی شاہ کی صوفی مزار سے منسلک رسومات اور عقائد: تحمید شاہین، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۵ء: یہ تحقیقی مقالہ پیر مہر علی شاہ کے صوفیانہ مزار کے گرد قائم رسومات، عقائد اور عوامی شعائر کا جامع اور تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ ماضی میں اس موضوع پر محدود مطالعات موجود تھے، لیکن تحمید شاہین نے اس مقالے میں نہ صرف رسومات کی تفصیل بیان کی بلکہ ان کے سماجی، روحانی اور ثقافتی اثرات کو بھی تحقیقی انداز میں اجاگر کیا ہے۔ یہ کام مزار کے تاریخی پس منظر، عوامی عقائد اور صوفیانہ روایات کو واضح کرتا ہے اور پیر مہر علی شاہ کے روحانی اثرات کو سمجھنے کے لیے محققین اور طلبہ کے لیے ایک معتبر علمی ماخذ فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیق کی

اہمیت اس بات میں ہے کہ اس نے مزار کی رسومات کو صرف روایت کے طور پر نہیں بلکہ ان کے سماجی و روحانی کردار کے پس منظر میں بھی پیش کیا، جس سے یہ مطالعہ فکری اور تحقیقی دونوں لحاظ سے قابل قدر بن گیا ہے۔

21. Hafiz Fareed-ud-Din, Article, **Pir Mehr Ali Shah on Critical Examination of Qadianiat; A study of "Saif-e-Chistiya"**

22. **Pir Mehr Ali Shah of Golra's discourse on the finality of Prophet a historical analysis**, Written by: Muhammad Kamran, International Islamic University, Islamabad, 2018

23. **The Shrine of lungar of Golra Shareef**, Written by: Chaudhary Hafeez Ur Rehman, Quaid e Azam University, Islamabad, 1979

24. **Role of Sufis in the Formation of Pakistan: A study of Pir Mehr Ali Shah** Written by: Abdul Qadir Mushtaq, Fariha Sohail

4- نتائج:

1. پیر مہر علی شاہ کی علمی اور روحانی خدمات کا جامع جائزہ

جامعاتی تحقیقی کاموں سے واضح ہوتا ہے کہ پیر مہر علی شاہ نے نہ صرف تصوف، اخلاق اور روحانی تربیت میں نمایاں خدمات انجام دیں بلکہ علم الکلام، عقیدہ ختم نبوت، اور حدیث کے استدلال میں بھی اپنی علمی قابلیت کا لوہا منوایا۔ ان کی تصانیف جیسے سیفِ چشتیائی، شمس الہدایہ اور الفتوحات الصمدیہ نہ صرف فکری رہنمائی کا ذریعہ ہیں بلکہ مریدین کی تربیت اور علمی حلقوں کے لیے بنیادی حوالہ بھی ہیں۔

2. فکری جدوجہد اور بین المذاہب علمی موقف

تحقیقات سے یہ بات واضح ہوئی کہ پیر مہر علی شاہ نے قادیانیت اور دیگر فکری تحریکوں کے خلاف علمی و فقہی دلائل کے ذریعے تحفظ ختم نبوت اور اسلامی عقائد کی حفاظت کی۔ انہوں نے اختلافات کو علمی مباحث تک محدود رکھا اور اعتدال پسندی، اتحاد امت اور علمی روشنی کو فروغ دیا۔ ان کے مناظرات اور تصانیف میں یہ اصول نمایاں طور پر موجود ہیں، جس سے ان کی علمی بصیرت اور فکری طاقت کا اندازہ ہوتا ہے۔

3. تصوف اور اخلاقی اصلاح کا عملی نظام

جامعاتی تحقیقات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ پیر مہر علی شاہ کا تصوف شریعت کے تابع تھا اور ان کی تربیت کا مقصد مریدین کی عملی زندگی اور اخلاقی اصلاح تھا۔ ان کا نظام اخلاق، ذکر و شغل، اور تزکیہ نفس پر مرکوز تھا۔ یہ علمی اور عملی دونوں جہتوں پر ان کے کردار کو مضبوط کرتا ہے اور صوفیانہ تعلیمات کے جدید اور روایتی امتزاج کی بہترین مثال پیش کرتا ہے۔

5۔ سفارشات:

1. مزید تحقیقی مواد کی تدوین اور اشاعت
جامعات میں کیے گئے کاموں کو مزید مرتب کر کے ایک جامع فہرست یا ڈیٹا بیس تیار کیا جائے، تاکہ محققین، طلبہ اور علمی حلقوں کو پیر مہر علی شاہ کے افکار، تصانیف اور علمی خدمات تک آسان رسائی حاصل ہو۔
2. پیر مہر علی شاہ کے فکری نظام پر بین الاقوامی سطح پر تحقیق
ان کے افکار اور علمی خدمات کو عالمی تحقیقی مراکز میں بھی اجاگر کیا جائے تاکہ ان کی تعلیمات، عقائد اور صوفیانہ فلسفہ بین الاقوامی علمی مباحث میں شامل ہو سکیں۔
3. طلبہ کے لیے علمی اور تربیتی پروگرام
جامعات میں پیر مہر علی شاہ کے افکار، تصانیف اور عملی نظام پر ورکشاپس، سیمینارز اور لیکچرز کا انعقاد کیا جائے تاکہ طلبہ ان کے روحانی، اخلاقی اور علمی اصولوں سے مستفید ہوں۔ اس سے نہ صرف علمی آگہی بڑھے گی بلکہ کردار سازی اور اخلاقی تربیت کے فروغ میں بھی مدد ملے گی۔
4. مختلف مکاتب فکر کے تقابلی مطالعے کی حوصلہ افزائی
پیر مہر علی شاہ کے افکار اور دیگر علما جیسے مولانا اشرف علی تھانوی کے نظریات پر مزید تقابلی تحقیق کی جائے تاکہ تصوف، اخلاق، اور علمی اصولوں میں مماثلت اور اختلاف واضح ہو اور علمی مکالمہ فروغ پائے۔

حوالہ جات:

- ¹ حبیب القادری، مولانا، سیرت پیر مہر علی شاہ علی الرحمہ، اکبر بک سیلر فائڈیشن، لاہور، ص-18،¹
- ² مہر علی، شجرہ نسب اور سلاسل فقر، اسلام آباد مکتبہ مہریہ، سن اشاعت 2010، صفحہ پ
- ³ ایضاً، صفحہ
- ⁴ فیض احمد، مفتی، مہر منیر اسلام آباد، مکتبہ مہریہ سن اشاعت 2006، صفحہ نمبر 86
- ⁵ (1999) مہر منیر: سوانح حیات حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف، فیض احمد فیض. لاہور: پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز۔
- ⁶ سید غوث علی شاہ، سوانح مہریہ، گولڑہ شریف، ص-25
- ⁷ مولانا محمد قاسم، تحریک ختم نبوت اور پیر مہر علی شاہ، لاہور: مکتبہ تحفظ ختم نبوت، ص-38
- ⁸ فیض احمد، مہر منیر، صفحہ نمبر 132
- ⁹ حبیب القادری، سیرت پیر مہر علی شاہ ص-18
- ¹⁰ علامہ شاہ حسین گردیزی، تجلیات انور، مکتبہ مہریہ گولڑہ شریف، اسلام آباد، 1992، ص-45
- ¹¹ حبیب القادری، سیرت پیر مہر علی شاہ، ص-18۔
- ¹² سید غوث علی شاہ۔ سوانح مہریہ: سیرت و حالات حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی۔ گولڑہ شریف: ادارہ مہریہ، 1980، ص-46
- ¹³ مولانا محمد قاسم۔ تحریک ختم نبوت اور پیر مہر علی شاہ۔ لاہور: مکتبہ ختم نبوت، اشاعت ثانی، ص-72
- ¹⁴ حبیب القادری، سیرت پیر مہر علی شاہ، ص-89
- ¹⁵ سید محمود احمد۔ حیات پیر مہر علی شاہ۔ لاہور: ادارہ مہریہ پبلیکیشنز، 1994، ص-91
- ¹⁶ ایضاً، ص-69
- ¹⁷ خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت، لاہور، مشتاق بک کارنر، س-ن، ص-687۔
- ¹⁸ سوانح مہریہ: ص-58
- ¹⁹ تجلیات انور، ص-720